AL-IDRAK RESEARCH JOURNAL

OPEN ACCESS
Al-Idrak
Research Journal
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

صوفی محدثین: تعارف وجائزہ

The Sufi Approach to Hadith Studies: An Introduction and Analysis

☆ **Dr. Riffat Awais**

Vice Principal, Government Associate College, Sangalhill, Pakistan.

☆☆ **Hafsah Arif**

PhD Scholar Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad, Pakistan.

Citation:

Awais, Dr. Riffat and Hafsah Arif " The Sufi Approach to Hadith Studies: An Introduction and Analysis." Al-Idrāk Research Journal, 4, no.1, Jan-Jun (2024): 50– 72.

ABSTRACT

In every era, a considerable number of scholars have rendered great services in the compilation, investigation and interpretation of blessed Ḥadīths. Alongside the Muhaddithīn, the honored Ṣūfīs have also contributed to expressing, researching, and explaining Ḥadīths, emphasizing the principles of Ḥadīth. Their chains of narration are mentioned in Ḥadīth collections, such as Sihah, Mu'ajjam, Masanid, Mastadrakât, Mastakhrajât, Musannafât, Historical books, etc. Furthermore, they authored books of Ḥadīth compilation containing their chains of narration, such as Musnad ʿAbd Allāh ibn Mubārak, Musnad Ibrahim ibn Adham, where ʿAbd Allāh ibn Mubārak and Ibrahim bin Adham have transmitted blessed Ḥadīths with their chains of narration. Consequently, when the honored Ṣūfīs utilized traditions as evidence in their Ṣūfī works, they illuminated hidden secrets and wisdom therein. To the extent that, while elucidating the mystical aspects, they also authored commentaries on Ḥadīth, thereby also deriving and inferring matters of Sufism. The commentary of blessed traditions by the honored Ṣūfīs could also be termed as "indicative commentary of Ḥadīth. "Just as they provided Ish'arī interpretation and explanation while interpreting the Qur'ān, similarly, they also considered the Ish'arī aspect while explaining and interpreting the blessed Ḥadīths. This article provides a brief introduction to some Ṣūfī Muhaddithīn and their renowned books. Additionally, their contributions to the field of Ḥadīth have also been acknowledged.

Keywords: Hadith, Interpretation of Ḥadīth, Ṣūfīs, Ṣūfī Muhaddithīn, Ish'arī Commentary of Ḥadīth.

تعارف موضوع

اللہ نے ہر دور میں انسانوں کی رہنمائی اور فلاح کے لیے انبیاء کرام کو بھیجا۔ ان انبیاء کی تعلیمات صرف خاص اقوام کے لیے تھیں۔ لیکن نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ تمام انسانیت کی طرف بھیجے گئے اور ان کی تعلیمات قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لیے سرپا ہدایت ہیں۔ قرآنِ پاک میں نبوت و رسالت کے چند فرائض کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيَاتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔[1]

انبیاء کرامؑ کے بعد، امتِ محمدیہ ﷺ میں ہر عصر و عہد میں علماء، صلحاء، صوفیہ، اور بزرگانِ دین نے اس سلسلہ کو خوش اسلوبی سے جاری رکھا۔ انہوں نے دینِ اسلام اور علوم و فنون کی ترویج اور اشاعت کے لئے عملی، علمی، اور فکری انقلاب بپا کیا۔ علاوہ ازیں تفسیر، حدیث، عقائد و کلام، فقہ کے ائمہ کے علاوہ صوفیہ کرام بھی دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت میں مصروفِ عمل رہے۔ کتبِ صحاح اور دیگر کتبِ احادیث کے اکثر رواۃ صوفی تھے۔ اگر تصوف، قرآن و حدیث سے ماورا ہوتا، تو صوفیہ کی کثیر تعداد مفسر، محدث، فقیہ نہ ہوتے اور نہ ان کا شمار رواۃِ حدیث میں ہوتا۔

تمام صلحاء اور صوفیہ، تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کے علاوہ نبوی فریضہ کو بخوبی انجام دیتے رہے۔ صوفیہ کی بڑی تعداد تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کرنے کے ساتھ ساتھ عوام الناس کو قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونے کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ اسلامی علوم کی تاریخ اس لیے ممتاز حیثیت کی حامل ہے کہ اسلامی علوم کی تدوین اور ترویج کا اوائل دور سے ہی آغاز ہوا۔ علماء اور صلحاء نے ہر دور میں ان علوم کی تحصیل کو ممکن بنایا اور اپنی زندگی کو ان کی خدمت میں وقف کیا۔ ان کی بڑی تعداد نے اپنی تحریروں میں قرآن و حدیث سے استنباط کرتے ہوئے چند اہم پہلوؤں کی نشاندہی کی۔ انہوں نے حدیثِ مبارکہ کی ترویج و اشاعت، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، استدراک و تصحیح، تدوین و تشریح، تحقیق و تعلیق میں ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں۔ حسن بصریؒ، فضیل بن عیاضؒ، ابو نصر

---

[1] البقرہ، ۲:۱۵۱

Al-Baqarah,2: 151.

سراجؒ، ابو طالب مکیؒ، عبد القادر جیلانیؒ، سری سقطیؒ، معروف کرخیؒ، بشر حافیؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ، ابو ہاشمؒ، ابو جعفر الخلدیؒ، عمر طریني المالکیؒ، امام ابن الحسین رازیؒ، امام ابن دنیاؒ، امام حاکمؒ، امام ابو بکر بیہقیؒ، ابو الفضل المقدسیؒ، امام ابو بکر حازمیؒ، امام ابن عساکرؒ، امام نوویؒ، ابن عبد البر مالکیؒ، ابن قدامہ المقدسیؒ، خطیب بغدادیؒ، امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، ابن عربیؒ، امام غزالیؒ، احمد رضا خان بریلویؒ، ابو القاسم قشیریؒ، شاہ ولی اللہؒ، علامہ ذہبیؒ، بدر الدین عینیؒ، جلال الدین سیوطیؒ، ابنِ حجر مکیؒ، ملا علی قاریؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے علاوہ بہت سی اور ایسی شخصیات بھی ہیں جو مفسر، محقق، اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ صوفیانہ ذوق کے حامل تھے۔

ان ائمہ جنہیں عالم دنیا بڑے محدث، مفسر اور فقیہ کے طور پر مانتا ہے، شیخ علی ہجویریؒ نے صوفی طبقے میں شامل کیا ان میں امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ شامل ہیں۔[1] ڈاکٹر طاہر القادری نے بھی چند محدثین کے نام ذکر کیے اور کہا کہ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام مالکؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ وغیرہ بھی بڑے صوفی تھے۔ صوفیہ کرام کی تمام کتبِ تصوف اور ان میں مذکورہ روایات بھی اسی طرح ہیں جیسے محدثین کی کتب میں منقول احادیث مستند ہیں۔ مختلف ادوار میں صوفیہ کی تعلیمات اور ان کی کتب پر تنقید کی جاتی رہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان کا علم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔۔ ان کی خالص علمی کاوش یہ ثابت کرتی ہے علمی کوششوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف فرضی نہیں بلکہ قرآن وحدیث سے مستنبط ہیں اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔[2]

[1]۔ داتا گنج بخش، علی ہجویری، کشف المحجوب (فارسی) نسخہ بقلم بہاء الدین زکریا ملتانی، (لاہور: النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، ۱۴۳۵ھ)، ۹۸، ۱۲۲، ۱۲۳۔

Dātā Ganj Bakhsh, *ʿAlī Hujwīrī, Kashf al-Maḥjūb (Fārsī) naskhah bi-qalam Bahāʾ al-Dīn Zakariyā Multānī*, (Lāhōr: al-Nūrīyah al-Raḍawīyah Publishing Company, 1435 AH), pp. 98, 122-123.

[2]۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المروياتِ السلمية من الاحاديث النبوية، (لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اشاعتِ دوم، ۲۰۱۰ء)، ۲۱، ۲۳

Muḥammad Tāhir al-Qādrī, Dr., *al-Marwīyāt al-Salamiyah min al-Aḥādīth al-Nabawiyyah*, (Lāhōr: Minhāj al-Qur'ān Publications, second edition, 2010), p. 21.

صوفی محدثین کی خدمات

چند صوفی محدثین کی حدیث کی خدمات کا اجمالی تذکرہ ذیل میں مذکور ہے کہ صوفیہ کی بڑی تعداد اس فن میں بہت ماہر تھیں۔

عبداللہ بن مبارک (متوفی ۱۸۱ھ)

حضرت عبداللہ بن مبارک، دوسری صدی ہجری کے عظیم محدثین، مفسرین، فقہاء، اور صوفیوں میں شامل ہیں۔ آپؒ نے امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ، امام ابن جریجؒ، سفیان بن عینیہؒ، اور ابن شعبہؒ جیسے کبار علماء کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیا۔ اسی طرح ابن ابی شیبہؒ، علی بن حجرؒ، ابن وھبؒ، اور عبدالرحمنؒ جیسے کبار ائمہ آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔[1] علامہ ذہبیؒ کے نزدیک شیوخ میں سے ایک تعداد نے آپؒ سے سماعِ حدیث کیا۔[2] علامہ ابن جوزیؒ نے آپؒ کا نام طبقاتِ صوفیہ کی صف میں شمار کیا ہے۔[3] امام یحیٰی بن معینؒ کے سامنے کسی شخص نے کہا کہ عبداللہ بن مبارکؒ حافظِ حدیث نہ تھے تو امام یحیٰیؒ نے فرمایا:

> عبداللہ بن مبارکؒ بہت سمجھ دار، پختہ علم والے، ثقہ اور صحیح حدیث کو جاننے والے تھے۔ ان کی وہ کتب جن سے وہ احادیث بیان کرتے تھے، بیس ہزار یا اکیس ہزار تھیں۔[4]

---

[1]۔ عبداللہ بن مبارک، امام، **مسند عبداللہ بن مبارک**، ترجمہ و تخریج: یاسر عرفات، (لاہور: انصار السنہ پبلی کیشنز، س۔ن)، ۲۰۔۳۵

Abd Allāh ibn Mubārak, Imām, *Musnad ʿAbd Allāh ibn Mubārak*, tarjumah wa takhrīj: Yāsir ʿArfat, (Lāhōr: Anṣār al-Sunnah Publications.), pp. 20-35.

[2]۔ الذھبی، شمس الدین، **سیر اعلام النبلاء**، (القاھرۃ: دارالحدیث، ۱۴۲۷ھ)، ۸: ۳۸۰

Al-Dhahabī, Shams al-Dīn, *Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, (al-Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, 1427 AH), 8:380

[3]۔ ابن جوزی، جمال الدین ابو الفرج عبدالرحمن، **صفة الصفوة**، (القاھرۃ: دارالحدیث، ۱۴۲۱ھ)، ۲: ۳۲۵

Ibn al-Jawzī, Jamāl al-Dīn Abū al-Faraj ʿAbd al-Raḥmān, *Ṣifat al-Ṣafwa*, (al-Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, 1421 AH), 2:325

[4]۔ الخطيب البغدادي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي، **تاريخ بغداد**، تحقيق: الدكتور بشار عواد معروف، (بيروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۴۲۲ھ)، ۱۰: ۱۶۴

al-Khaṭīb al-Baghdādī, Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ṭābit ibn Aḥmad ibn Mahdī, *Tārīkh Baghdād*, Taḥqīq: al-Duktūr Bashār ʿAwwād Maʿrūf, (Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1422 AH), 10:164

آپؒ کی تصانیف میں مسند عبداللہ بن مبارک، کتاب البر والصلاۃ، کتاب الجهاد، کتاب الزهد، کتاب الرقائق وغیرہ ہیں۔

حارث محاسبیؒ (متوفی ۲۴۳ھ)

حارث محاسبیؒ دوسری صدی ہجری کے صوفیہ، محدثین، متکلمین، مفسرین، اور فقہاء میں سے تھے نیز آپؒ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ آپؒ کا پورا نام ابو عبداللہ حارث بن اسد محاسبیؒ تھا۔ آپؒ ۱۶۵ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور تمام دینی علوم مثلاً تفسیر، حدیث، اور فقہ کو امام شافعی سے حاصل کیا۔ تحصیلِ علم کے بعد آپؒ بغداد میں ایک عرصہ تک درس بھی دیتے رہے لیکن حنابلہ کی طرف سے مخالفت کی بنا پر درس پر پابندی لگادی گئی اور ان کی تصانیف کا مطالعہ بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ آپؒ نے کوفہ میں بھی جلاوطنی کی زندگی گزاری اور بعد میں واپس آکر گوشہ نشینی اختیار کی۔ انہیں محاسبی کالقب مریدین نے ان کی عالمِ تنہائی اور زیادہ محاسبہ نفس کی بناپر دیا۔[1]

محاسبیؒ کی تعلیمات کا سب سے زیادہ اثر امام غزالیؒ پر ہوا اور انہوں نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "احیاء العلوم الدین" میں محاسبیؒ کے عقائد وافکار کو اپنی تعلیمات کا سنگ بنیاد بنایا۔ محاسبیؒ کی تصانیف میں صرف ۷ کتب کے قلمی نسخے دنیا میں موجود ہیں، لیکن چار زیور طبع سے آراستہ ہوئے۔ ان کی تصانیف میں الرعایه فی التصوف، من اناب الی اللہ، پارہ از کتاب الصبر و الرضا، کتاب توهم، وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن واحادیث سے اخذ واستنباط ان کی تصانیف کی خاصیت ہے۔ آپؒ نے تلقینی اسلوب اختیار کیا ہے، یعنی ایک مرید سوال کرتا ہے اور ان کے جوابات دیتے ہیں نیز احادیث کی مختصر تشریح بھی کی۔[2]

آپؒ کے محدث ہونے کے بارے میں ابن ندیم لکھتے ہیں:

"حارث محاسبیؒ فقیہ، متکلم، صاحبِ کتبِ حدیث اور زہد وورع کے حوالے سے کلام کرتے تھے۔"[3]

---

[1]۔ چشتی، پروفیسر یوسف سلیم، **تاریخ تصوف**، (لاہور: علماء اکیڈمی، ۱۹۷۶ء)، ۱۴۳۔۱۴۶۔

Chishtī, Professor Yūsuf Salīm, *Tārīkh-i Taṣawwuf*, (Lāhōr: ʿUlāmā' Akādī, 1976), pp. 143-146.

[2]۔ چشتی، پروفیسر یوسف سلیم، **تاریخ تصوف**، ص ۱۴۷ تا ۱۵۴۔

Chishtī, Professor Yūsuf Salīm, *Tārīkh-i Taṣawwuf*, pp. 147-154.

[3]۔ ابن الندیم، **الفهرست**، (بیروت: دارالمعارف، س-ن)، ۲۶۱

Ibn al-Nadīm, *al-Fihrist*, (Bayrūt: Dār al-Maʿārif), p.261.

ابو نصر سراجؒ (متوفی ۳۷۸ھ)

ابو نصر عبد اللہ بن علی بن محمد یحیی السراجؒ طوس کے مقیم تھے۔ آپؒ کا خاندان زہد کے لیے مشہور تھا اور آپؒ نے شرعی علوم کو اپنی تصنیف کی بنیاد بنایا۔ علاوہ ازیں، آپؒ طریقت کے بھی ماہر تھے اور طاؤس الفقراء کا لقب حاصل تھا۔ آپؒ کی وفات ۳۷۸ھ میں ہوئی۔[1]

آپؒ کی تصانیف میں سے ایک مشہور کتاب "اللمع" ہے۔ آپؒ نے اس کتاب کو اپنے دوست کی درخواست پر لکھا۔ اس کتاب کا مقصد تصوف کے صحیح اصول و قواعد کی وضاحت کرنا اور ثابت کرنا تھا کہ یہ اصول کتاب و سنت سے مطابقت رکھتے ہیں اور اتباعِ رسول ﷺ اور صحابہؓ ان کی غایت ہے۔ اس کتاب میں آپؒ نے ایک باب کے تحت قرآن و حدیث سے محدثین وصوفیہ کا طریقِ استنباط بیان کیا ہے۔ آپؒ نے ہر باب اور مسئلہ میں قرآن و حدیث سے استنباط و استشہاد کیا اور ثابت کیا کہ اسلامی تصوف کا ماخذ قرآن و سنت ہیں۔[2] آپؒ نے اپنی کتاب میں احادیثِ مبارکہ سے استدلال کیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے اسلوب کو محدثانہ بنایا ہے۔

ابو عبد الرحمن سلمیؒ (متوفی ۴۱۲ھ)

امام ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین بن محمد بن موسی نیشاپوری السلمیؒ کا شمار جلیل القدر حفاظِ حدیث، جید علماء اور اکابر صوفیہ میں ہوتا ہے۔ آپؒ ۳۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے اپنے نانا امام اسماعیل بن مجیدؒ کے علاوہ کئی کبار ائمہ سے حدیث کا سماع کیا اور مختلف شیوخِ حدیث سے تمام موضوعات پر احادیث کو جمع کیا۔ اسی طرح بہت سے ائمہ نے آپؒ سے کسبِ فیض کیا انہوں نے آپؒ سے حدیث بھی روایت کی۔[3]

---

[1] ۔ سراج، ابو نصر عبد اللہ بن علی، اللمع، مترجم: ڈاکٹر پیر محمد حسن، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، ۱۴۰۵ھ)، ۴۔
Sirāj, Abū Naṣr ʿAbd Allāh ibn *ʿAlī, al-Lumaʿ*, Mutarjim: Dr. Pīr Muḥammad Ḥasan, (Islāmābād: Idārah Taḥqīqāt-i Islāmī, 1405 AH),p. 4

[2] ۔ سراج، ابو نصر عبد اللہ بن علی، اللمع، ۴و۱۲۔
Sirāj, Abū Naṣr ʿAbd Allāh ibn *ʿAlī, al-Lumaʿ*,pp.4 and 12.

[3] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرویات السلمیة من الاحادیث النبویة، ۳۸۔۳۹
Muḥammad Tāhir al-Qādrī, Dr., *Al-Marwīyāt al-Salamiyah min al-Aḥādīth al-Nabawiyyah (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam),* pp. 38-39

آپؒ نے اپنے آخری دنوں میں "خانقاہ صوفیہ" کی تعمیر کروائی جو نیشاپور میں ایک عظیم مرکز ہے جہاں صوفیہ کرام تعلیم وتربیت کے لئے مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر تصانیف لکھیں۔ آپؒ نے ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ تصنیف و تالیف میں بسر کیا اور ۴۰ سال سے زائد عرصہ درسِ حدیث میں مشغول رہے۔ ان کی تصانیف میں "کتاب الاربعین فی الحدیث امثال القرآن، آداب الصحبہ و حسن العشرہ، آداب الصوفیہ، جزء حدیث، حقائق التفسیر، سلوک العارفین، طبقات الصوفیہ، مقامات الاولیاء" شامل ہیں۔ کئی ائمہ حدیث اور جلیل القدر علماء اسلام نے آپؒ کی کتب کو دیگر ائمہ تصوف کی کتب کی طرح پڑھا، اور اپنی اسانید کے ساتھ ان کا ذکر کیا۔ آپؒ نے حدیث کی کتاب کی تالیف کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر تمام کتب میں موضوعات کی مناسبت سے احادیث کو درج کرنے پر بھی توجہ دی۔ [1]

آپؒ کی کتب اور اسانید سے واضح ہوتا ہے کہ آپؒ اپنے عہد کے ایک عظیم محدث تھے، اور آپ کی کتب میں محدثانہ ذوق نمایاں ہوتا ہے۔

ابو نعیم اصبہانیؒ (متوفی ۴۳۰ھ)

ابو نعیم احمد ابن عبد اللہ اصبہانیؒ چوتھی صدی ہجری کے فقہا، مفسرین، محدثین اور صوفیہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ کی پیدائش ۳۳۶ھ کے ایران کے شہر اصفہان میں ہوئی۔ بچپن ہی سے آپؒ میں قوتِ حافظہ، ذکاوتِ ذہن اور غیر معمولی فہم وادراک کی دولت ودیعت تھی اور آپؒ ہمیشہ اپنے مقصد کی تکمیل میں مصروف رہے۔ ابتداء ہی سے آپؒ علماء و محدثین کی محافل میں شریک ہو کر سماعِ حدیث کیا۔ آپؒ کو جلیل القدر محدثین کی طرف سے چھ سال کی عمر میں حدیث کی روایت کی اجازت ملی۔ آپؒ کی تصانیف میں سے چند کی طباعت ہو چکی ہے اور کچھ کی طباعت نہیں ہوئی۔ جس طرح آپؒ نے حدیث کی ترویج وتصنیف کے لئے اپنی گراں قدر خدمات سرانجام دیں اسی طرح دیگر علوم وفنون میں بھی بیش بہا علمی سرمایہ چھوڑا۔ جس سے آپؒ کے علمی تبحر و مطالعۂ سنت اور مخارجِ حدیث پر قوت اطلاع کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ آپؒ کی تصانیف میں **حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، دلائل النبوة،**

---

[1] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرویات السلمیة من الاحادیث النبویة، ص ۴۳ تا ۴۶

Muḥammad Tāhir al-Qādrī, Dr., *Al-Marwīyāt al-Salamiyah min al-Aḥādīth al-Nabawiyyah (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam),* pp. 43-46

معجم الصحابہ، طبقات المحدثین و الرواۃ، المستخرج علی البخاری، المستخرج علی مسلم، طرق حدیث تسعۃ و تسعین اسماء، کتاب صفۃ الجنۃ، کتاب الاربعین، کتاب علوم الحدیث، کتاب المستخرج علی التوحید، کتاب الفوائد، مختصر الاستیعاب شامل ہیں۔[1]

ان تمام کتب کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے حدیث اور تصوف دونوں پر بے نظیر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ یہ فہرست آپ کے علمی سرمایہ کی بے مثالی کو ظاہر کرتی ہے۔ حافظ علی ابن مفضل حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے لکھتے ہیں: "ابو نعیمؒ کی کتاب حلیۃ الاولیاء جیسی کوئی کتاب تحریر نہیں ہوئی۔"[2]

حافظ ذہبیؒ کہتے ہیں: "آپؒ صوفی باصفا بہت بڑے حافظ حدیث اور اپنے زمانے کے محدث اعظم ہیں۔"[3]

حافظ ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں:

> "وہ فنِ حدیث میں مہارت رکھتے تھے، علماء سیر نے ان کو محدث العصر اور من اسلام المحدثین والرواۃ کے لقب سے موسوم کیا۔"[4]

ابو بکر بیہقیؒ (متوفی ۴۵۸ھ)

ابو بکر احمد ابن حسین بیہقیؒ شافعی محدثِ کبیر، فقیہ اور ایک صوفی بھی تھے۔ آپؒ ۳۸۴ھ میں بیہق کی ایک بستی میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے اپنے عہد میں پُر فتن حالات کا بڑی جانفشانی سے مقابلہ کیا۔ آپؒ کا سب سے اہم کام علم

[1] ۔ اصبھانی، ابو نعیم، **دلائل النبوۃ**، محققین: ڈاکٹر محمد رواس قلعجی، عبدالبر عباس، (بیروت: دارالنفائس، ۱۴۰۶ھ)، ۱۴ ۔ ۲۲ / اصلاحی، ضیاء الدین، **تذکرۃ المحدثین**، (لاہور: دارالابلاغ پبلشرز، ۲۰۱۴ء)، ۱: ۶۵۶۔۶۶۰۔

Aṣbahānī, Abū Nuʿaym,*Dalā'il al-Nubūwah*, Muḥaqqiqīn:Dr.Muḥammad Rawās Qalʿajī, ʿAbd al-Bār ʿAbbās, (Bayrūt: Dār al-Nafā'is, 1406 AH), 14-22 / Iṣlāḥī, Ḍiyā' al-Dīn,*Tadhkirah al-Muḥaddithīn*,(Lāhōr: Dār al-Abālagh Publishers,2014 CE),1:656-660.

[2] ۔ الذہبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد، **تذکرۃ الحفاظ**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ)، ۳: ۱۹۵

Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad, *Tadhkirah al-Ḥuffāẓ*, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyah, 1419 AH), 3:195.

[3] ۔ الذہبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد، **تذکرۃ الحفاظ**، ۳: ۲۷۵

Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad, *Tadhkirah al-Ḥuffāẓ*,3: 275

[4] ۔ اصلاحی، ضیاء الدین، **تذکرۃ المحدثین**، ۱: ۶۶۱۔

Iṣlāḥī, Ḍiyā' al-Dīn,*Tadhkirah al-Muḥaddithīn*, 1:661.

حدیث کی ترویج واشاعت کے ذریعہ سے دین کی سربلندی کا رہا۔ آپؒ نے اپنی پوری زندگی اسی کے لئے وقف کی۔ امام بیہقیؒ علمِ حدیث کے تحصیل و تکمیل اور اس کی جمع و تحریر میں مصروف رہے، اور مختلف مقامات کا سفر بھی کیا۔ اگرچہ آپؒ دیگر علوم میں بھی ماہر تھے، لیکن آپ کا تخصص علمِ حدیث کا فن رہا۔ آپؒ ایک جلیل القدر محدث کے ساتھ ساتھ ایک عظیم صوفی بھی تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپؒ نے جن صوفیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا ان میں عبدالرحمن سلمیؒ اور امام احمد ابن محمد جلیل الصوفیؒ شامل ہیں۔ آپؒ ان کی صحبت میں بیٹھتے تھے اور ان سے مسئلہ حیاۃ الانبیاء میں رہنمائی بھی لی۔[1]

علمِ حدیث میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں کہ "آپؒ معرفتِ حدیث میں عدیم المثال تھے اور احادیث کے علل واسقام کی تمیز میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔"[2]

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

> "امام حافظِ حدیث، فقیہ، دنیا سے بے رغبت اور تقوی کے اعلی درجے پر فائز تھے اور امام حاکم کے اول شاگردوں میں سے تھے۔ آپؒ مایہ ناز مصنف تھے آپؒ کے فضل و کمال کا ثبوت آپ کیتصانیف ہیں۔"[3]

آپؒ کی تصانیف ہزار سے زائد ہیں جن میں سے چند تصانیف درج ذیل ہیں:

الترغيب و الترهيب، معرفة السنن والآثار، شعب الايمان، دلائل النبوة، السنن الكبير، السنن الصغير، كتاب المسبوط، كتاب الزهد، المدخل الى السنن، كتاب الاربعين الكبرىٰ، فضائل الصحابة۔[1]

1۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، **دلائل النبوۃ**، محقق: ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۹ھ)، ۱:۹۹۔

Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥusayn, *Dalā'il al-Nubūwah*, Muḥaqqiq: Dr. ʿAbd al-Muʿṭī Qalʿajī, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyah, 1429 AH), 1:99.

2۔ اصلاحی، ضیاء الدین، **تذکرۃ المحدثین**، ۱:۳۳۔

Iṣlāḥī, Ḍiyā' al-Dīn,*Tadhkirah al-Muḥaddithīn*, 1:33.

3۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، **السنن الکبریٰ**، مترجم: حافظ ثناء اللہ، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س۔ن) ۱:۲۲۔

Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥusayn, *al-Sunan al-Kubrā*, Mutarjim: Ḥāfiẓ Thannā' Allāh, (Lāhōr: Maktabah Rahmāniyah, s.n.), 1:22.

امام ابو القاسم قشیریؒ (متوفی ۴۶۵ھ)

ابو القاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ کا شمار کبار ائمہ کثیر التصانیفِ حدیث اور تصوف میں ہوتا ہے۔ آپؒ تفسیر، فقہ، اصول، ادب، شعر و کتابت میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے تھے، آپ ۳۷۶ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے اور ۴۶۵ھ میں وفات پائی۔[2] آپؒ کے مرشد "ابو علی الحسن بن علی الدقاقؒ" نے آپ کو مشورہ دیا کہ سلوک طے کرنے سے قبل شرعی علوم میں مہارت حاصل کریں۔ آپؒ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم، فقیہ، اصولی، محدث، مفسر، محقق، متکلم، صوفی، نحوی، لغوی، شاعر، ادیب، کاتب اور خطیب تھے۔ آپؒ نیشاپور میں باقاعدہ حدیث کا درس دیتے تھے۔ آپؒ نے کثیر تعداد میں کتب تالیف کی ہیں، جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں: رسالہ قشیریہ، کتاب الاربعین فی الحدیث، کتاب نحو القلب الصغیر، فتوی، کتاب المعراج، رسالہ ترتیب السلوک فی طریقہ اللہ تعالیٰ، القصیدہ الصوفیہ، لطائف الاشارات، آداب صوفیہ، کتاب المناجاۃ، وغیرہ شامل ہیں۔[3]

آپؒ کی تمام تصانیف میں سب سے مشہور و مقبول الرسالہ ہے جسے "رسالة قشيرية" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ علمِ تصوف پر ان کی کتاب "رسالة قشيرية" بہترین اور مقبول ترین کتاب ہے۔ اس کا پورا نام "الرسالة القشيرية فی علم التصوف" ہے۔ اس رسالہ میں ترتیب دلائل کو مدنظر رکھیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ آپؒ نے

---

[1]۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، **دلائل النبوۃ**، ۱:۹۸-۱۰۹ / اصلاحی، ضیاء الدین، **تذکرۃ المحدثین**، ۲:۳۱-۴۶

Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥusayn, *Dalā'il al-Nubūwah,* 1: 98-109 / Iṣlāḥī, Ḍiyā' al-Dīn , *Tadhkirah al-Muḥaddithīn,* 2: 31-46.

[2]۔ القشيري، عبدالکریم ھوازن، **الرسالة القشيرية**، محقق: الدکتور عبدالحیم محمود، (القاھرۃ: دار المعارف، س.ن)، ۱۳ و ۱۹ / چشتی، پروفیسر یوسف سلیم، **تاریخ تصوف**، ۴۵۷

al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm al-Hawāzin, *al-Risālah al-Qushayrīyah,* Muḥaqqiq: al-Dr. ʿAbd al-Ḥayy Maḥmūd, (al-Qāhirah: Dār al-Maʿārif, s.n.), 13 wa 19 / Chishtī, Professor Yūsuf Salīm, *Tārīkh al-Ṭasawwuf,* p.457

[3]۔ القشيري، عبدالکریم ھوازن ،**الرسالة القشيرية**،۱۶/ چشتی، پروفیسر یوسف سلیم **تاریخ تصوف**، ۴۶۵

al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm al-Hawāzin, *al-Risālah al-Qushayrīyah,* p.16 / Chishtī, Professor Yūsuf Salīm, *Tārīkh al-Ṭasawwuf,* p.465

سب سے پہلے قرآنی آیات کو بطور دلیل پیش کیا، پھر احادیث، اور اس کے بعد اکابر صوفیہ کے اقوال کو نقل کیا۔ یہ کتاب اپنے مشتملات کے اعتبار سے نہایت اہم ہیں۔ اس کی ایک انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ امام قشیریؒ نے محدثین کی طرز پر مکمل سند کے ساتھ احادیثِ نبویہ کو بیان کیا، ان کی مرفوع متصل روایات بھی شامل ہیں۔[1] آپ کی کتبِ احادیث اور اسانید سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اپنے عہد کے ایک عظیم محدث تھے۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ (متوفی ۵۶۱ھ)

آپؒ پانچویں صدی ہجری کے متبحر عالم تھے۔ آپؒ کی تعلیمات کے اثرات آج بھی امت مسلمہ کے دلوں میں راسخ ہیں۔ آپؒ اپنے زمانے کے بہت بڑے محدث، صوفی ور مفسر تھے۔ آپؒ کا پورا نام عبد القادر بن ابی صالح بن عبد اللہ بن جنگی دوست الجیلیؒ (الجیلانی) ہے۔ آپؒ کی کنیت ابو محمد، لقب محی الدین اور عرف غوثِ اعظم ہے۔ آپؒ ۴۷۱ھ میں گیلان میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا نسب دس واسطوں سے حضرت امام حسنؓ تک پہنچتا ہے۔ آپؒ نے ۴۸۸ھ میں بغداد میں قدم رکھا اور وہاں کے کبار علمائے کرام اور ائمہ عظام سے استفادہ کیا۔[2] آپؒ نے علمِ فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اور ادب میں مختلف علماء اور فضلاء سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ نے زمانہ طالب علمی میں مصائب و مشکلات کے باوجود علمِ قراءت، تفسیر، فقہ، علمِ لغت، علمِ نحو، علمِ مناظرہ، علمِ تاریخ، علمِ انساب، وغیرہ میں بھی شہرت حاصل کی۔ آپؒ نے عبادات، ریاضات، اور مجاہداتِ شاقہ کے بعد پورا تزکیہ نفس حاصل کیا۔ شیخ ابو سعید مبارک مخرمیؒ سے بیعت ہو کر ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ جب آپؒ نے درس و تدریس کا آغاز

---

[1] ۔ القشيري، عبدالكريم هوازن، الرسالة القشيرية، ۱۷/ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، **المرویات القشیریة من الاحادیث النبویه** صلی اللہ علیہ وسلم، (لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اشاعتِ دوم، ۲۰۱۰ء)، ۳۹۔۴۴

al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm al-Hawāzin, *al-Risālah al-Qushayrīyah*, p.17 / Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr., *al-Marwīyāt al-Qushayrīyah min al-Aḥādīth al-Nabawīyah (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*, (Lāhōr: Minhāj al-Qur'ān Publications, Ishāʿat-i Dūm, 2010 CE), pp.39-44

[2] ۔ ندوی، سید ابو الحسن، تاریخ دعوت و عزیمت، ۱:۱۹۷/ نقشبندی، محمد داؤد فاروقی، **سیرتِ غوثِ اعظمؒ**، (ڈیرہ اسماعیل خان: مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ، ۱۹۲۶ء)، ۲۶، ۴۴۔

Tārīkh-i Daʿwat wa ʿAzīmat, 1:197 / Naqshbandī, Muḥammad Dā'ūd Farūqī, *Sīrat-i Ghawth-i Aʿẓam (raḥmatullāh ʿalayh)*, (Dera Ismāʿīl Khān: Maktabah Sarājīyah Khānqāh-i Aḥmadiyah Saʿīdīyah, 1926 CE), pp.26 and 44

کیا تو دور دراز ممالک سے کثیر تعداد میں لوگ علومِ شریعت و طریقت کے حصول کے لیے آتے تھے۔ آپؒ فتوی بھی دیا کرتے تھے۔[1] آپؒ کی تصانیف میں غنية الطالبين،فتوح الغيب،فتح ربانی اورقصیدہ غوثیہ شامل ہیں۔ آپؒ کی تمام کتب میں سب سے زیادہ شہرت غنية الطالبين اور فتوح الغيب کو حاصل ہوئی ہے-غنية الطالبين کا مکمل نام "الغنيته الطالبى طريق الحق" ہے، جسے "غنية الطالبين" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جس میں قرآن و حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شریعتِ اسلامی کے ارکان اور متعلقہ فقہی مسائل کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس کے بعد کتاب الادب، باب امر بالمعروف، باب معرفته الصانع، باب الاتعاظ بمواعظ القرآن، طریقت کے مباحث، وغیرہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس تالیف کے ذریعہ شریعت و طریقت کا اصل لبِ لباب بیان کیا گیا ہے، جو مسلمانوں میں ایمان و عمل کے احیاء کی کوشش کی گئی ہے۔[2] آپؒ کی کتب میں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیثِ مبارکہ سے استدلال کیا گیا ہے، جو ثابت کرتا ہے کہ آپؒ نے اپنی تصانیف میں محدثانہ اسلوبِ بیان اختیار کیا۔

شہاب الدین سہروردیؒ (متوفی ۶۳۲ھ)

آپ کا نام شہاب الدین اور کنیت ابو الحفص ابو عبد اللہ ابو الفرتھی۔ آپ ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے فقہ، وعظ اور تصوف کا علم حاصل کیا نیز سید عبد القادر جیلانی کی صحبت بھی اختیار کی۔ آپؒ نے عربی زبان اور علم فقہ کے علاوہ سماعِ حدیث بھی کیا۔ آپؒ بھی دیگر اکابر صوفیہ کی طرح کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ پر عبور رکھتے تھے۔ آپؒ علوم القرآن کے فاضل اور فقہ و حدیث کے عالم متبحر تھے۔ جو کچھ بھی آپؒ لکھتے، اس میں "قال اللہ" اور "قال رسول اللہ" کے الفاظ کے ساتھ استنباط کرتے تھے۔ آپؒ نے مختلف علوم وفنون

---

[1] ۔ نقشبندی، محمد داؤد فاروقی، سیرتِ غوثِ اعظم، ۴۴۔۵۳/۶۶۔۸۳

Naqshbandī, Muḥammad Dā'ūd Farūqī, *Sīrat-i Ghawth-i A'ẓam*, 44-53 / 66-83

[2] ۔ جیلانی، سید عبد القادر، غنیۃ الطالبین، مترجم: لاہوری، حافظ مبشر حسین، (لاہور: نعمانی کتب خانہ، س۔ن)، ۴۳۔۴۴

Jīlānī, Sayyid ʿAbd al-Qādir, *Ghunyat al-Ṭālibīn*, Mutarjim: Lāhūrī, Ḥāfiẓ Mubashshir Ḥusayn, (Lāhōr: Naʿmānī Kitab Khānah, s.n.),pp.43-44

پر کتب تالیف کی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:ادلة العیان الی البرهان، اعلام الهدی وعقیدة ارباب التقی، عوارف المعارف، المشیخة،نخبة المریدین و ممجادالطالبین.[1]

عوارف المعارف آپؒ کی شہرۂ آفاق کتاب ہے، جسے آپؒ نے ابتدائی عمر میں تحریر کیا۔ یہ کتاب ہر طبقہ علم میں معتبر ہے۔ آپؒ نے اس کتاب میں اصولی و تعلیمی مضامین پر آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے استدلال کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ اس باب میں بیان ہو، وہ قرآن و حدیث سے ہی مستنبط ہو۔ شیخ شہاب الدینؒ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، علمِ کلام، علم الفرائض، معانی و بیان، لغت و نحو، وغیرہ، تمام علومِ ظاہری شریعت کی فہم میں کام آتے ہیں۔[2]

ڈاکٹر طاہر القادری کہتے ہیں:

> عوارف المعارف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ شہاب الدین علمِ باطن کے ساتھ علومِ ظاہری میں بھی ماہر تھے۔ انہیں قرآن و حدیث سے احکام کا استنباط کرنے کی صلاحیت تھی۔ انہوں نے طریقہ محدثین کے مطابق مرفوع متصل احادیثِ مبارکہ کو عوارف المعارف میں بیان کیا، جس سے ان کی حدیث کی تشریح و توضیح میں ان کی مہارت ظاہر ہوتی ہے۔[3]

محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ)

سلطان العارفین شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کا اسم گرامی محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الطائی الحاتمی المرسی ہے۔ علمی حلقوں میں آپؒ، ابن عربی کے نام سے معروف ہیں۔ آپؒ کی ولادت ۵۶۰ھ کو اندلس کے مقام مرسیہ

---

[1]۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرویات السهروردیه من الاحادیث النبویه، (لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اشاعتِ دوم، ۲۰۱۰ء)، ۲۸۔۳۴

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr, *al-Marwīyāt al-Suhrawardīyah min al-Aḥādīth al-Nabawīyah (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*, (Lāhōr: Minhāj al-Qur'ān Publications, Ishāʿat-i Dūm, 2010 CE), pp.28-34.

[2]۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرویات السهروردیه من الاحادیث النبویه، ۳۶

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr ,*al-Marwīyāt al-Suhrawardīyah min al-Aḥādīth al-Nabawīyah (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*,p.36

[1]۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرویات السهروردیه من الاحادیث النبویه، ۳۷

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr ,*al-Marwīyāt al-Suhrawardīyah min al-Aḥādīth al-Nabawīyah (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*,p.37

میں ہوئی۔ آپؒ کے دادا اور والد جید علماء میں سے تھے۔ آپؒ نے تقریباً ۷۰ سے زائد کبار شیوخ سے فیض حاصل کیا اور ان سے روایتِ حدیث کی اجازات حاصل کی۔ آپؒ نے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی، جیسے کہ قراءت، حدیث، سیرت، فقہ، علمِ تصوف، اور علمِ تاریخ۔ اسی طرح بہت سے کبار ائمہ نے آپؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے۔[1]

ڈاکٹر طاہر القادری کے مطابق، آپؒ کو اکابر صوفیہ میں شمار کیا جاتا ہے اور اہلِ علم محققین کا یہ کہنا ہے کہ آپ کی روحانیت کے ساتھ ساتھ علم وتحقیق میں بھی یکتائی روزگار تھی۔ آپؒ زمانے کے عظیم محدث بھی تھے۔ آپؒ کی علمی سطح کا اندازہ آپ کی کثیر تعداد میں تصانیف سے لگایا جاسکتا ہے، جن کی تعداد چار سو سے زائد ہے۔[2]

آپؒ نے علمِ تفسیر، علمِ حدیث، علمِ فقہ، سیرت النبی ﷺ، علمِ تصوف جیسے اہم علوم میں کتب تالیف کیں۔ آپؒ کی تصانیف اختصار البخاري،اختصار المسلم،اختصار الترمذی، مشكاه الانوار فيما روى عن النبي ﷺ عن الله تعالى من الاخبار،العوالي في اسانيد الحديث، الفتوحات المكيه، فصوص الحكم، الاحاديث العربين فى الطوال العين، الاربعين الرياض الفردوسية في جمع الاحاديث القدسية۔ وغیرہ شامل ہیں۔[3] آپؒ کا سلسلہ اسناد پانچ واسطوں سے امام بخاریؒ تک پہنچتی ہے، اور امام مسلمؒ تک آپ کی سند ان کے شیخ الامام ابو طاہر احمد بن محمد السلفی اصفہانیؒ کے ذریعے پہنچتی ہے۔[4]

---

[1] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرويات الشيخ الاكبرمن الاحاديث النبى الاطهر، (لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اشاعتِ دوم، ۲۰۱۰ء)، ۲۹ ۔ ۳۸۔

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr, *al-Marwīyāt al-Shaykh al-Akbar min al-Aḥādīth al-Nabī al-Aṭhar (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*, (Lāhōr: Minhāj al-Qur'ān Publications, Ishāʿat-i Dūm, 2010 CE), pp.29-38

[2] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرويات الشيخ الاكبرمن الاحاديث النبى الاطهر، ۳۹۔۴۸

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr, *al-Marwīyāt al-Shaykh al-Akbar min al-Aḥādīth al-Nabī al-Aṭhar (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*,pp. 39-48

[3] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرويات الشيخ الاكبرمن الاحاديث النبى الاطهر، ۳۹۔۴۸

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr, *al-Marwīyāt al-Shaykh al-Akbar min al-Aḥādīth al-Nabī al-Aṭhar (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*,pp. 39-48

[4] ۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، المرويات الشيخ الاكبرمن الاحاديث النبى الاطهر ایضاً، ۴۹۔۵۰

Muḥammad Ṭāhir al-Qādrī, Dr, *al-Marwīyāt al-Shaykh al-Akbar min al-Aḥādīth al-Nabī al-Aṭhar (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa sallam)*,pp. 49-50

آپؒ کی علم حدیث کی تمام اسانید اور اس فن پر کتب سے ثابت ہوا کہ آپؒ صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ محدثانہ ذوق کے حامل تھے۔

ابن جمرہ مالکیؒ (متوفی ۶۹۹ھ)

ابو محمد عبداللہ بن سعد بن سعید بن ابی جمرۃ مالکیؒ، ساتویں صدی کے محدث، فقیہ، مفسر اور صوفی تھے۔ آپؒ نے بہت سے شیوخ سے استفادہ کیا جن میں ابوالحسن زیاتؒ، ابو علی بن السماطؒ شامل ہیں اور تلامذہ میں ابن الحاج، محمد بن عیسی الصنہاجیؒ نے آپؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ آپؒ نے مختلف مقامات کے اسفار بھی کیے جن میں مصر، قاہرہ، اندلس شامل ہیں۔ علم حدیث، علم تفسیر القرآن، اور علوم حقیقت وشریعت میں آپؒ کو مہارتِ تامہ حاصل تھی۔[1] آپؒ کی تصانیف میں بھجة النفوس، جمع النهاية فى بدءالخير والغاية، تفسيرالقرآن المعروف تفسير ابن ابى جمرة، شرح حديث الاسراء، كتاب المرائى الحسان، شرح حديث الافک، اقليد التقليد-[2]

آپؒ کی کتب میں گہرے علوم اور حقائق شامل ہیں۔ بہجۃ النفوس صحیح بخاری کی مختصر شرح ہے جس کے منہج سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپؒ نہ صرف اپنے وقت کے بڑے محدث تھے بلکہ ایک عظیم صوفی بھی تھے۔ اس کتاب میں آپؒ نے احادیثِ نبویہ کی شرح کرتے ہوئے احادیث سے مسائلِ تصوف کا استنباط فرمایا۔[3]

---

[1] ۔الزركلى، خير الدين، **الاعلام**، (بيروت: دارالعلم للملايين، ۲۰۰۵ء)، ۸۹:۴، / فاطمہ حمونی، ابن ابى جمرة و فكره المقاصدى من خلال كتابه "**بهجة النفوس**"، (كلية العلوم الاجتماعية والعلوم الاسلامية، الجامعة الافريقية، ۱۴۲۹ھ)، ۲۷تا۵۰

al-Zurkalī, Khayr al-Dīn, *al-Aʿlām*, (Bayrūt: Dār al-ʿIlm lil-Malāyīn, 2005 CE), 4:89 / Fāṭimah Ḥamūnī, *Ibn Abī Jamrah wa Fikruhu al-Maqāṣidī min Khilāl Kitābihi "Bahājat al-Nufūs"*, (Kullīyat al-ʿUlūm al-Ijtimāʿīyah wa al-ʿUlūm al-Islāmīyah, al-Jāmiʿah al-Afrīqīyah, 1429 AH), pp.27-50

[2] ۔ الزركلى، خير الدين، **الاعلام**، ۸۹:۴، / محدث دہلوی، شاہ عبد العزیز، **بستان المحدثین**، عربی مترجم: مولانا ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، اردو ترجمہ: مولانا عبد السمیع دیوبندی، (کاندھلہ: مفتی الٰہی بخش اکیڈمی، ۱۴۳۷ھ)، ۳۴۷

al-Zurkalī, Khayr al-Dīn,*al-Aʿlām*, 4: 89 / Muḥaddith Dehlawī, Shāh ʿAbd al-ʿAzīz, *Bustān al-Muḥaddithīn*, ʿArabī mutarjim: Mawlānā Dāktar Muḥammad Akram Nadwī, Urdū tarjumah: Mawlānā ʿAbd al-Samīʿ Deobandī, (Kāndhla: Miftī al-Ḥāī Baksh Akādmī, 1437 AH),p. 347

[3] ۔مالکی اندلسی، ابن ابی جمرۃ، رحمة القدوس شرح و ترجمه: بهجة النفوس (**انتخاب البخاری**)، مترجم: مولانا ظفر احمد عثمانی، (لاہور: ادارہ اسلامیات، ۱۹۸۰ء)، ۲:۱

Mālikī al-Andalusī, *Ibn Abī Jamrah, Raḥmat al-Quddūs Sharḥ wa Tarjumah: Bahājat al-Nufūs (Intikhāb al-Bukhārī)*, Mutarjim: Mawlānā Ẓafar Aḥmad ʿUthmānī, (Lāhōr: Idārah Islāmīyat, 1980 CE), 1:2

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ)

علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن ابن ابو بکر الشافعیؒ نویں صدی ہجری کے محدث، مفسر، فقیہ، ادیب، مؤرخ، لغوی، اور اپنے عہد کے مجدد اور صوفی تھے۔ آپؒ ۸۴۹ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ میں وفات پائی۔ آپؒ نے پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور اپنے عصر کے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے اکتسابِ علم کیا۔ آپؒ نے تحصیلِ علم کے لئے دور دراز مقامات کا سفر بھی کیا۔ آپؒ نے علمِ فقہ، علمِ حدیث، علمِ تفسیر، علمِ تاریخ، علمِ سیرت، علمِ قرآن، علمِ لغات، علومِ عربیہ اور معانی جیسے علومِ مروجہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ آپؒ مشیخة الحديث، قاضی اور افتاء کے مناصب پر فائز رہے۔[1]

آپؒ نے تصوف و سلوک کی تعلیم نامور صوفی شیخ کمال الدین محمد ابن محمد مصری شافعیؒ المعروف ابن امام کاملیہ سے حاصل کی اور انہی کے دستِ مبارک سے خرقہ پہنا اور اس طریقہ سے بھی لوگوں کی اصلاح کی اور انہیں اجازت و خرقہ سے سرفراز کیا۔[2]

عبد الحلیم چشتی لکھتے ہیں:

"علامہ سیوطیؒ بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہ، ادیب اور مؤرخ ہی نہ تھے بلکہ بہت بڑے صوفی اور صاحبِ حال بزرگ وزاہد بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شریعت وطریقت دونوں کا جامع بنایا تھا۔"[3]

---

[1] ۔السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر، **الحاوی للفتاوی**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ)، ۱:۴۔۶

al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, *al-Ḥāwī lil-Fatāwā*, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1421 AH), 1:4-6

[2] ۔چشتی، ڈاکٹر محمد عبد الحلیم، **تذکرۃ علامہ جلال الدین سیوطی**، (کراچی: الرحیم اکیڈمی، ۱۴۲۱ھ)، ۱۸۔۴۳

Chishtī, Dāktar Muḥammad ʿAbd al-Ḥalīm, *Tadhkirah ʿAllāmah Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī*, (Karāchī: al-Raḥīm Akādmī, 1421 AH),pp. 18-43

[3] ۔چشتی، ڈاکٹر محمد عبد الحلیم، **تذکرۃ علامہ جلال الدین سیوطی**، ۹۱

Chishtī, Dāktar Muḥammad ʿAbd al-Ḥalīm, *Tadhkirah ʿAllāmah Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī,* p.91

آپؒ کی بلند پایہ اور علمی شخصیت کا اعتراف دنیائے اسلام کے بڑے ائمہ نے کیا ہے۔ آپؒ نے خود اپنے علمی مقام کے حوالے سے لکھا:

اللہ نے مجھے سات علوم میں تبحر عطا کیا ہے یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، بدیع۔ نیز نے خود کے مجدد ہونے کا دعویٰ ان الفاظ میں کیا جس طرح حضرت امام غزالیؒ کو اپنے مجدد ہونے کا خیال تھا اسی طرح مجھے بھی امید ہے کہ میں نویں صدی ہجری کا مجدد ہوں گا۔[1]

عبدلحلیم چشتی نے قاضی محمد بن علی شوکانیؒ کا یہ قول نقل کیا:

"امام کبیر صاحبِ تصنیف تمام علوم میں ممتاز اور اپنے معاصرین سے فائق تھے۔ دور دور ان کا چرچا اور شہرہ تھا۔"[2]

علامہ سیوطی کثیر التصانیف تھے آپ نے تمام علوم وفنون میں کتب تالیف کیں۔

تفسیر جلالین، ترجمان القرآن فی تفسیر المسند،الدر المنثور فی تفسیر بالماثور ،مفاتیح الغیب فی التفسیر،اسرار التنزیل،الصغیر فی احادیث البشیر الجامع و النذیر،اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة،تدریب الراوی شرح تقریب النواوی،الفیة السیوطی فی علوم الحدیث،الاشباہ و النظائر،طبقات الحفاظ،طبقات الاصولیین،تاریخ الخلفاء،المعانی الدقیقة فی الراک الحقیقة،مختصر الاحیاء۔[3]

---

[1]۔ السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر، شرح الصدور، (القاھرۃ: دارالمدنی للطباعة والنشر والتوزیع، ۱۹۸۵ء)، ۳۱۔۳۲

al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, *Sharḥ al-Ṣudūr,* (al-Qāhirah: Dār al-Mudanī lil-Ṭibāʿah wa-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 1985 CE), pp.31-32

[2]۔ چشتی، ڈاکٹر محمد عبد الحلیم، **تذکرۃ علامہ جلال الدین سیوطی**، ۷۵

Chishtī, Dāktar Muḥammad ʿAbd al-Ḥalīm, *Tadhkirah ʿAllāmah Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī,* .p.75

[3]۔ السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر ،شرح الصدور، ۴۱۔۵۸ / چشتی، ڈاکٹر محمد عبد الحلیم، **تذکرۃ علامہ جلال الدین سیوطی**، ۱۵۰۔۲۲۶

al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr,*Sharḥ al-Ṣudūr*, 41-58 / Chishtī, Dāktar Muḥammad ʿAbd al-Ḥalīm,*Tadhkirah ʿAllāmah Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī*, 150-226

شیخ ابن حجر مکیؒ (متوفی ۹۷۳ھ)

امام شہاب الدین احمد ابن محمد ابن محمد ابن علی ابن حجر الہیثمی المکی الشافعیؒ دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر محدث، مفسر، فقیہ، محقق اور صوفی تھے۔ آپؒ ۹۰۹ھ کے اواخر میں مصر کے محلہ ابی الہیثم میں پیدا ہوئے اور والد کی وفات کے بعد ان کے استاد شیخ شمس الدین ابن ابی الحمائلؒ نے آپؒ کی کفالت کی۔ آپؒ مکہ معظمہ کے شیخ الاسلام تھے اور فقہاء میں آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپؒ کو علمِ حدیث و دیگر علومِ مروجہ میں مہارتِ تامہ حاصل تھی اور فقہ، اصولِ حدیث، تفسیر، کلام، تصوف، فرائض، نحو، صرف، منطق وغیرہ میں ماہر تھے۔ آپؒ بیس سال کی عمر میں مسندِ افتاء پر متمکن ہونے کی اجازت عطا کی اور مکہ مکرمہ حج کی نیت سے گئے تو وہاں مستقل سکونت پذیر ہوئے اور وہاں رہ کر درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہوگئے۔ آپؒ حرمین شریفین میں مفتی کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ اور وفات ۹۷۳ھ میں پائی۔[1]

آپؒ اپنے عہد کے کثیر التصانیف صوفی، محدث، فقیہ و محقق تھے۔ آپؒ کی تصانیف میں اکثر و بیشتر احادیثِ مبارکہ اور شروحاتِ حدیث شامل ہیں جو ان کے محدثِ کبیر ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپؒ کی تصانیف میں الفتح المبین بشرح الاربعین،فتح الاله بشرح المشكاة، الصواعق المحرقة، الخيرات الحسان فی مناقب ابی حنيفة النعمان، الافصاح عن احاديث النكاح، فتح الجواد بشرح الارشادللمصری وغیرہ شامل ہیں۔الصواعق المحرقة کتاب ایک محدثانہ ہے جس میں رافضیوں اور دیگر باطل فرقوں کے رد میں مدلل انداز میں رد کیا گیا ہے۔[2] آپؒ کی کتبِ احادیث و تصوف سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؒ نہ صرف محدث تھے بلکہ ایک عظیم صوفی بھی تھے۔

---

[1] ۔الهيتمی،ابن حجر مکی،**فتح الاله فی شرح مشكوة**،(بيروت: دارالكتب العلمية،۱۴۳۶ھ)،۱:۳۱۔۴۱

al-Haythamī, Ibn Ḥajar al-Makkī, *Fath al-ʿIlah fī Sharḥ Mishkāh*, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1436 AH), 1: 31-4

[2] ۔الهيتمی،ابن حجر مکی،**فتح الاله فی شرح مشكوة**،ص۳۸-۴۱

al-Haythamī, Ibn Ḥajar al-Makkī,*Fath al-ʿIlah fī Sharḥ Mishkāh*,p.38-41

شیخ علی المتقی شاذلیؒ (متوفی ۹۷۵ھ)

شیخ علی ابن حسام الدین متقی برہان پوری ایک عظیم فقیہ، محدثِ کبیر، صاحب شریعت و طریقت اور صاحب تصنیف کثیرہ برہان پور میں ۸۸۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی تربیت انتہائی دین دار ماحول میں ہوئی۔ عہدِ شباب میں بمقام مندو ایک بادشاہ کے ہاں کتابت کی ملازمت کی۔ شیخ عبد الحکیم شاہ باجنؒ کی خدمت میں سلسلہ چشتیہ کی خلافت کا خرقہ حاصل کیا، اور آپ کی صحبت بابرکت کی بدولت سلوک و طریقت، تقویٰ و پرہیز گاری کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔ آپؒ کے سلسلہ قادیہ اور سلسلہ شاذلیہ کا بھی خرقہ حاصل کیا۔ آپؒ نے علمِ حدیث و تصوف میں بہت سی کتب تصنیف کیں اور اپنے علمی و عملی فیوضات کو عوام کے سامنے پیش کیا۔[1]

آپؒ علمِ حدیث، تصوف، اور فقہ میں شدت سے محبت رکھتے تھے۔ آپ نے علمِ حدیث میں اکابر مشائخ سے استفادہ کیا۔ آپ کو رسالتِ مآب ﷺ کی سنن اور احادیث سے بہت شوق تھا، حتیٰ کہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی اس کی تلاش میں منہمک رہتے۔[2]

شیخ عادتاً اپنا وقت تصنیف و تالیف، علوم کی فروغ اور نقل و کتابت میں گزارتے تھے۔ آپ کی کتب کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ ہے۔ آپ کی حدیثِ نبوی ﷺ سے متعلقہ وابستگی اور علم کا یقینی ثبوت ہے کہ آپ اس کی درس و تدریس اور سنن و احادیث کی تلاش میں مصروف رہتے تھے۔

---

[1]۔ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، اخبار الاخیار، مترجمین: مولانا سبحان محمود، مولانا محمد فاضل، (لاہور: اکبر سیلرز، ۲۰۰۴ء)، ۵۰۷۔۵۰۸۔

Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, Akhbār al-Akhyār, Mutarjimīn: Mawlānā Subḥān Maḥmūd, Mawlānā Muḥammad Fāḍil, (Lāhōr: Akbar Sālisārz, 2004 CE),pp. 507-508.

[2]۔ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، زاد المتقین فی سلوک الطریقین، مترجم: عبد الحلیم چشتی، (کراچی، الرحیم اکیڈمی، ۱۴۱۹ھ)، ۶۱۔

Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, Zād al-Mutaqīn fī Sulūk al-Ṭarīqīn, Mutarjim: ʿAbd al-Ḥalīm Chishtī, (Karāchī, al-Raḥīm Akādmī, 1419 AH), p.61

شیخ عبد الحقؒ نے اس کی یہ خصوصیت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

شیخ علی متقیؒ زیادہ وقت رسالت مآب ﷺ کی سنن واحادیث کی تلاش میں گزارتے تھے، حتی کہ ان کی آخری لمحات میں بھی انسان کے لئے حرکت کرنا محال ہونے کے باوجود بھی ان کا عمل جاری رہا۔ آپ نے روح پرواز کے وقت تک جامع کبیر کی مطالعہ کو ترک نہیں کیا۔[1]

آپؒ کی تصانیف میں سب سے مشہور اور مقبول "کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال" ہے، جو احادیثِ نبوی ﷺ کا جامع ترین اور مسبوط مجموعہ ہے۔ اس کتاب نے ہر زمانے میں عظمت اور مقبولیت حاصل کی۔ شیخ علی متقیؒ نے نوے سال کی عمر میں اس دنیا کو الوداع کہا۔[2]

شیخ عبد الحق محدثؒ لکھتے ہیں کہ

" شیخ علیؒ نے اس (کنز العمال) کا ایک انتخاب کیا جس میں بیشتر مکررات کو حذف کیا جس سے نہایت درجہ واضح و منقح کتاب بن گئے۔"[3]

آپؒ بحیثیت محدث اس قدر ممتاز تھے کہ آپ نے علمِ حدیث میں محمد ابن محمد سخاویؒ، ابو الحسن بکریؒ اور ابن حجر مکیؒ سے علمِ حدیث میں مہارتِ تامہ حاصل کی اور یہ امر قابل غور ہے کہ آپ کے استاد ابن حجر مکیؒ خود ان کے شاگرد بھی بن گئے۔ یعنی انہیں حدیث کے معنی میں اشکال ہوتا تو آپ سے کسی شخص کے ذریعہ سے دریافت کیا

---

[1]۔ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث, **زاد المتقین**،۶۱/ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث, **اخبار الاخیار**،۵۰۹

Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, *Zād al-Mutaqīn*,p.61 / Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, *Akhbār al-Akhyār*, p.509

[2]۔ متقی، علامہ علاؤالدین علی بن حسام الدین، **کنزالعمال فی سنن القوال والافعال**، بمقدمہ مفتی احسان اللہ شائق، (کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۰۹ء)، ۱:۵۷

Muttaqī, ʿAllāmah ʿAlāʾ al-Dīn ʿAlī ibn Ḥusām al-Dīn, *Kanz al-ʿAmāl fī Sunan al-Qawāl wa-al-Afʿāl*, bi-Muqaddimah Mufṭī Iḥsān Allāh Shāiq, (Karāchī: Dār al-Ishāʿat, 2009 CE), 1:57.

[3]۔ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، **اخبار الاخیار**،۵۰۸/ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، **زاد المتقین**،۵۵

Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, *Akhbār al-Akhyār*, p.508 / Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, *Zād al-Mutaqīn*, p.55

کرتے تھے کہ اس حدیث کو جمع الجوامع کے کس باب میں مدون کیا گیا ہے پھر بذریعہ قیاس اس حدیث کا مفہوم معلوم کرتے تھے۔ علمائے حدیث سے کسبِ فیض کیا اور تمام زندگی اس علم کے لئے وقف کی۔[1]

شیخ عبد الحقؒ کے مطابق آپ کا فہم و معرفت کا درجہ اتنا بلند تھا کہ ماہرین اور علماء فن بھی حیرت و تحسین کا اظہار کرتے۔[2]

آپ نے علامہ سیوطیؒ کی کتب جامع الجوامع، الجامع الصغیر، الزیادہ کتب کی تسہیل و توضیح کے لئے جو کتب تحریر کیں ان میں منہاج العمال فی سنن الاقوال و الافعال، اکمال منہاج العمال، المستدرک، کنز العمال فی سنن الاعمال و الافعال، منتخب العمال شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، آپؒ نے شرح شمائل النبیﷺ، البرهان فی علامة مهدی آخر الزمان، المنهج التام فی قریب علمِ حدیث کے موضوع پر بھی رسائل قلمبند کی۔ کنز العمال دراصل علامہ سیوطیؒ کی کتاب "جمع الجوامع" کی ترتیب و تنقیح ہے۔ اس میں بیش بہا فوائد شامل کیے گئے اور احادیث کا اضافہ بھی کیا گیا۔ شیخ علی متقیؒ نے کنز العمال کو اس طریقے سے مرتب کیا کہ حدیث کے طلبہ جس موضوع یا مسئلے سے متعلق حدیث دیکھنا چاہیں، انہیں بنا دشواری کے دیکھ سکیں اور متعلقہ فوائد سے استفادہ کر سکیں۔ انہوں نے کنز العمال کو فقہی ابواب کے مطابق، جامع الاصول (ابن الاثیر) کے انداز پر بہترین خوش اسلوبی سے احادیث مرتب کیا، جس سے احادیثِ نبوی ﷺ کا دائرہ المعارف بنا دیا۔[3]

---

[1]۔ ڈاکٹر محمد اسحاق، علمِ حدیث میں برصغیر پاک وہند کا حصہ، مترجم: شاہد حسین رزاقی، (لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، ۱۹۷۷ء)، ۲۴۵
Ḍr .Muḥammad Isḥāq, *ʿIlm al-Ḥadīth mīn Barṣaġīr Pāk wa Hind kā Ḥiṣṣah, Mutarjim: Shāhid Ḥusayn Razāqī,* (Lāhōr: Idārah Thaqāfah Islāmīyah, 1977 CE),p. 245

[2]۔ دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، اخبار الاخیار، ۵۰۹
Dehlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muhaddith, *Akhbār al-Akhyār*, p.509.

[3]۔ اعظمی، ڈاکٹر محمد عاصم، محدثین عظام حیات وخدمات، (لاہور، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، ۱۴۳۳ھ)، ۶۱۴۔۶۱۵
Aʿẓamī, Ḍr. Muḥammad ʿĀṣim, *Muḥaddithīn-i ʿẒāmm Ḥayāt wa Khidmāt*, (Lāhōr, al-Nūrīyah al-Raḍawīyah Publishing Company, 1433 AH),pp. 614-615

حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ)

حضرت مجدد الف ثانیؒ دسویں صدی ہجری کے نامور محدثِ کبیر تھے۔ آپؒ کی اسانیدِ احادیث اور آپؒ کے مکاتیب ورسائل میں بدستور احادیثِ مبارکہ سے استنباط واستشہاد ظاہر کرتا ہے کہ آپؒ فنِ حدیث میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ آپؒ نے انسانیت کا رشتہ رسالتِ مآب ﷺ سے منسلک کرنے کی طرف نہ صرف ترغیب دلائی بلکہ اپنی تحریرات سے یہ ثابت کیا کہ جو شخص قرآن مجید کے ساتھ احادیثِ مبارکہ اور نبی رحمت ﷺ کی ذات سے رشتہ استوار کرتا ہے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔ آپؒ کی تصانیف میں حدیث کی حجیت اور اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، جس کا اثر مابعد محدثین میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کی معرفتِ حدیث پر بھی حضرت مجددؒ کی تعلیمات کا اثر نمودار ہوتا ہے۔ آپؒ نے احادیثِ مبارکہ کی تشریح بھی کی اور تمام تصانیف میں قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ اور بعض اقوال صحابہ وتابعین سے استنباط کیا۔[1]

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی سند حدیث مسلسل "الراحمون یرحمھم اللہ الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء" کی سند میں مذکور راویوں کے نام "حضرت مجددؒ اور معارفِ حدیث" میں مذکور ہیں۔[2]

مذکورہ بالا صوفیہ کرامؒ کے علاوہ بہت سی ایسی جلیل القدر شخصیات ہیں جن کے کارہائے نمایاں کی مثال ملنا مشکل ہے۔ صلحاء وصوفیہ کرامؒ نے شریعتِ مطہرہ کے احیاء کیلئے بھرپور جدوجہد کی۔ ہر ولی اللہ نے اپنے اپنے دور کے فتنوں کا سدِباب قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں کیا۔ ان سب نے اپنی تعلیمات، واعظوں اور تصانیف سے ثابت کیا کہ شریعت وطریقت علیحدہ علیحدہ نہیں بلکہ ایک ہی ہیں اور قرآن وسنت پر عمل ہی میں امتِ مسلمہ کی نجات ہے۔ ان تمام صوفیہ کی تعلیمات وخدمات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محدثین، فقہاء، مفسرین کے علاوہ

1۔ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، **حضرت مجدد الف ثانیؒ اور معارفِ حدیث**، (لاہور: تحقیقات، ۱۴۲۹ھ)، ۱۳۔۵۱

Shams,Ḍr. Muḥammad Humāyūn ʿAbbās, *Ḥaḍrat Mujaddid al-F Thānī (ra) awr Maʿārif-i Ḥadīth,* (Lāhōr: Taḥqīqāt, 1429 AH), pp.13-51

2۔ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، **حضرت مجدد الف ثانیؒ اور معارفِ حدیث**، ص۲۹۔۳۵

Shams,Ḍr. Muḥammad Humāyūn ʿAbbās, *Ḥaḍrat Mujaddid al-F Thānī (ra) awr Maʿārif-i Ḥadīth, pp.29-35*

صوفیہ کرامؒ نے بھی علمِ حدیث میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ مزید برآں بہت سے محدثین خود بھی بڑے صوفی تھے۔ ان میں سے ایک علامہ جلال الدین سیوطیؒ بھی ہیں ان کی تصانیف میں بھی صوفیانہ فکر جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ وہ بھی ایک صوفی محدث تھے۔

خلاصہ بحث

درج بالا تحقیق سے واضح ہوا کہ محدثین و مفسرین کے علاوہ صوفیہ کرام کی کثیر تعداد علومِ مروجہ میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ ان علوم میں مہارت کے علاوہ ان کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی زندگیاں صرف کیں تاکہ اصلاحِ معاشرہ کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار کا تحفظ ممکن ہو۔ ان بزرگانِ دین نے علمِ حدیث کی ترویج کے لیے اپنی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ صوفیہ کرام کے افکار و نظریات کی بنیاد دراصل قرآن و حدیث ہی رہی ہے۔ نہ صرف اپنے واعظوں میں بلکہ اپنی تصانیف میں جابجا قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ احادیثِ مبارکہ کے استدلال و استشہاد کیا اور صوفیہ کرام کی بڑی جماعت محدث، مفسر، مفکر اور فقیہ بھی تھی۔ چند صوفی محدثین کا مختصراً تعارف اور ان کی علمِ حدیث کے حوالے سے خدمات بتاتی ہیں کہ صوفیہ کرام کی فکر کا دارومدار علمِ حدیث رہا ہے۔ ان کی خدماتِ حدیث کے حوالے سے بعض اہلِ علم بھی قائل ہیں اور ان کی تعلیمات کو بنیاد بناتے ہوئے آج بھی اصلاح معاشرہ کے لیے کوشاں ہیں۔